حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

PIPIP

پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ

غذائی خودکفالت بذریعہ

ڈرپ آبپاشی

فوائد

- 70 فیصد تک پانی کی بچت
- 60 فیصد تک کھاد کی بچت
- 35 فیصد تک پیداواری اخراجات میں کمی
- 100 فیصد سے زائد پیداوار میں اضافہ
- فصل کا جلد پکنا
- پیداوار کے معیار میں بہتری
- کسانوں کا منافع بخش فصلوں کی طرف رجحان
- غیر ہموار زمینوں کیلئے موزوں ترین

پاکپتن کے کاشتکار
راجہ شبیر حیدر خان

حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

پاکپتن میں آلو کی کاشت بذریعہ ڈرپ

آلو دنیا میں مکئی، چاول اور گندم کے بعد چوتھی بڑی کاشت کی جانے والی فصل ہے۔ آلو کو مکمل غذا بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں نشاستہ، وٹامن، معدنی نمکیات اور لحمیات پائے جاتے ہیں۔

پاکستان میں تقریباً چار لاکھ ایکڑ (160,000 ہیکٹر) رقبہ پر آلو کی کاشت کی جاتی ہے، جس سے تقریباً 3.7 ملین ٹن آلو پیدا ہوتا ہے۔ پاکستان دبئی، ملائشیاء، سری لنکا، انڈونیشیاء، سنگاپور اور ایران کو آلو درآمد بھی کرتا ہے۔ پاکستان میں اس کی فی ایکڑ پیداوار تقریباً 8.66 ٹن (220 من) فی ایکڑ ہے جو کہ دنیا کی اوسط فی ایکڑ پیداوار کا صرف 46 فیصد ہے۔ پاکستان میں آلو کی پیداوار کا تقریباً 86 فیصد حصہ پنجاب سے حاصل ہوتا ہے۔

اقتصادی نقطہ نظر سے آلو کی فصل دوسری فصلوں کی نسبت زیادہ منافع بخش ہے کیونکہ یہ تھوڑے عرصے میں زیادہ پیداوار دینے کی صلاحیت رکھتی ہے، لیکن اس کا دارومدار اس پر آنے والے اخراجات، برداشت کے وقت اس کی قیمت، اور پیداوار میں کمی یا زیادتی پر منحصر ہوتی ہے۔

تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ پانی آلو کی نشوونما کے اہم ترین عوامل میں سب سے اہم ہے، کیونکہ آلو ایک کم گہرا، جڑ دار پودا ہے، لہٰذا آبپاشی اس طریقہ سے کی جانی چاہئے کہ پودے کو تقریباً 24 انچ (60 سینٹی میٹر) تک پانی میسر آئے۔ بروقت آبپاشی آلو کی اچھی فصل کے لئے نہایت اہم ہے۔ دورانِ فصل، پانی کی کمی یا زیادتی پیداوار میں کمی اور آلو کی خوبصورتی اور غذائیت کو متاثر کرتی ہے۔

انہیں عوامل کو مدِنظر رکھتے ہوئے ضلع پاکپتن کے کاشتکار راجہ شبیر حیدر خان اور عاصم الدین حیدر ایک ایسے نظام آبپاشی کی کھوج میں تھے جو کہ پانی اور کھاد کی بروقت اور ضرورت کے مطابق فراہمی یقینی بنا کر پیداوار میں اضافہ کر سکے۔ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے توسط سے ان کاشتکاروں تک یہ پیغام پہنچا کہ حکومت پنجاب نے عالمی بینک کے تعاون سے پنجاب میں " آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ " کے تحت ایک پراجیکٹ شروع کیا ہے، جس کا مقصد ڈرپ اور سپرنکلر جیسے جدید نظام آبپاشی کی تنصیب و ترویج کرنا ہے۔ یہ نظام آبپاشی پانی اور کھاد کے کم سے کم استعمال سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کیلئے بنایا گیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت پنجاب میں تقریباً 1,400 سے زائد کسان استفادہ حاصل کر کے کاشتکاری میں بہت سے فوائد اٹھا رہے ہیں۔

اصلاحِ آبپاشی کے عملے کے مشورہ پر انہوں نے روائتی طریقہ آبپاشی اور ڈرپ آبپاشی کے موازنہ کا فیصلہ کیا۔ اپنے تجربات کی بنیاد پر ان کا کہنا ہے کہ اس نظام سے انہیں نہ صرف پانی کی بچت ہوئی بلکہ وہ رقبہ جہاں ڈرپ آبپاشی نصب تھا، فی ایکڑ پیداوار 143 بوری آئی جبکہ روایتی طریقہ والے رقبے سے صرف 110 بوری پیداوار حاصل ہوئی۔

کھاد کے اخراجات میں کمی 60 فیصد
پانی کی بچت 70 فیصد

ڈرپ آبپاشی سے نہ صرف پانی کی بچت اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اس سے کھاد کے استعمال میں بھی خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے، جس سے پیداواری اخراجات میں کمی کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی آلودگی میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔

آلو کی کاشت بذریعہ روایتی طریقہ آبپاشی کی صورت میں عمومی طور پر سوا دو (2.25) بوری DAP، ساڑھے چھ (6.5) بوری یوریا، دو بوری پوٹاش اور دس کلوگرام زنک استعمال کی جاتی ہے۔ راجہ شبیر حیدر اور عاصم الدین حیدر کا کہنا ہے کہ انہوں نے ڈرپ پر آلو کی کاشت کی اور صرف ایک بوری DAP، ایک بوری یوریا، ڈیڑھ (1.5) بوری نائٹروفاسٹ اور ایک بوری پوٹاش استعمال کی۔ اس کے باوجود ہماری پیداوار روایتی طریقہ آبپاشی سے بہتر رہی۔

کاشتکاروں کے مشاہدات سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ ڈرپ کے استعمال سے پیداوار میں 25 فیصد اضافہ کے ساتھ ساتھ 60 فیصد تک کھاد کے اخراجات میں بھی کمی ہوتی ہے۔